یادگار سفرنامہ

سفرنامہ ہند

دار العلوم دیوبند میں کیا دیکھا؟

مرتبہ

حافظ عبد الوحید الحنفی

سلسلۂ اشاعت نمبر 68

شائع کردہ:

مرحبا اکیڈمی

یا اللہ جل جلالہ — اصل کلمہ اسلام لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللہِ — چوں چاریار

یادگار سفرنامہ

سفرنامہ ہند

دار العلوم دیوبند میں کیا دیکھا؟

خادم اہلسنت حافظ عبد الوحید الحنفی

مرتبہ

حافظ عبد الوحید الحنفی
چکوال

سلسلہ اشاعت نمبر 68

شائع کردہ: مرحبا اکیڈمی

☆☆☆☆

نام کتاب: سفر نامہ ہند

سلسلہ اشاعت: 68 بار اوّل

مؤلف: حافظ عبدالوحید الحنفیؔ آوڈھروال (چکوال) 0302-5104304

صفحات: 32

قیمت: 250 روپے

ٹائٹل: ظفر محمود ملک 0334-8706701

کمپوزنگ: **النور** مینجمنٹ چکوال

طباعت: 22 ذی الحجہ 1419ھ مطابق 9 اپریل 1999ء بروز جمعۃ المبارک

ناشر: مکتبہ حنفیہ اردو بازار لاہور 0343-4955890

ویب سائیٹ: www.alhanfi.com

حافظ عبدالوحید الحنفی

ملنے کے پتے:

کشمیر بک ڈپو	تلہ گنگ روڈ چکوال 0543-551148
مکتبہ انوار القرآن	نزد دارالعلوم حنفیہ چکوال 0321-5974344
مکتبہ رشیدیہ	بلدیہ مارکیٹ چھپڑ بازار چکوال 0543-553200
اسلامی کتب خانہ	بنوری ٹاؤن کراچی نمبر 5
اعوان بک ڈپو	بھون روڈ چکوال 0543-553546
کتب خانہ مجیدیہ	بیرون بوہڑ گیٹ ملتان
مکتبہ عثمانیہ	بالمقابل دار لعلوم کراچی نمبر 14

☆☆☆☆

فہرست عنوانات

سفر نامہ ہند 5
مارچ ۱۹۸۰ء کے واقعات 5
سفر نامہ چکوال سے دیوبند تک کیا دیکھا 5
دارالعلوم دیوبند کی عظمت 11
سفر نامہ دیوبند کی مزید تفصیل 13
صد سالانہ اجلاس کی کاروائی 15
تاریخی اجلاس دستار بندی ۱۹۱۰ء 17
صد سالہ تاریخی اجلاس کی عظیم دستار بندی ۱۹۸۰ء 17
تاریخی اجلاس میں کم و بیش ۲۰ لاکھ افراد شریک ہوئے 18
دیوبند سے گنگوہ کا سفر نامہ 19
دیوبند کے قبرستان میں حاضری 21
دارالعلوم کا ہر فیض یافتہ انگریز کے محل میں شگاف کر دے 22
دارالعلوم دیوبند ایک نظر میں 23
دارالعلوم دیوبند کا مقام 23
دیوبند کی مسجد چھتہ اور انار کا درخت 24
دارالعلوم دیوبند کے قیام کے وقت ملکی صورتِ حال 24
۱۸۵۷ء کے جہادِ آزادی کے بعد صورت حال 24
یہ نعمت بے بہا اہل دیوبند کی قسمت میں تھی . 25
دارالعلوم دیوبند نے اسلامی مذہبیت کی اعلیٰ پیمانہ پر خدمت انجام دی 27
دارالعلوم دیوبند کی پرورش ہر زمانہ میں اہل اللہ کے ہاتھوں میں رہی 28
حضرت مولانا قاسم نانوتوی کا ایک خواب 28
دارالعلوم دیوبند میں ۵ روز 29
اجلاس میں وزیر اعظم ہند اندرا گاندھی کی تقریر 29
صد سالہ اجلاس میں صدر پاکستان کا پیغام 31

☆☆☆☆

خدامِ اہلِ سنت میدانِ عمل میں

از قلم حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب بانی تحریک خدام اہل سنت والجماعت (پاکستان)
(۴ ذوالحجہ ۱۳۹۰ھ ...... 31 جنوری 1971ء)

خدام اہل سنت ہیں ہم سنت کو پھیلائیں گے
ہم اللہ واحد کے بندے توحید کی شمع جلائیں گے

ہم شاہِ رسلؐ کی امت ہیں جن پہ ہے نبوت ختم ہوئی
ہم منکر ختم نبوت کو بس کافر ہی ٹھہرائیں گے

وہ ساقی کوثرؐ، شافع محشر، جانِ جہاں، محبوب خدا
ہم ختم نبوت کی خاطر ہر باطل سے ٹکرائیں گے

اصحابؓ نبیؐ، ازواجؓ نبیؐ اور آلِ نبیؐ پر ہم قرباں
بوبکرؓ و عمرؓ، عثمانؓ و علیؓ کی شانیں ہم سمجھائیں گے

یہ چاروں خلیفہ برحق ہیں اور حسنؓ حسینؓ بھی ہیں پیارے
جنت کے جوانوں کے سید، ہم ان کی راہ دکھلائیں گے

سب یار نبیؐ کے پیارے ہیں اور دین کے روشن تارے ہیں
یہ سب حق کے چمکارے ہیں ہر جا پہ چمک دکھائیں گے

فرمانِ رسولِ اکرمؐ ہے مَا اَنَا عَلَيْهِ وَاَصْحَابِيْ
میرے اور میرے صحابہؓ کے پیرو ہی جنت جائیں گے

سرکار مدینہ کی سنت اِک نور بھی ہے اور حجت بھی
سنت کی شمع جلا کر ہم اب ظلمت کفر مٹائیں گے

قرآن کا جلوہ سنت میں اور سنت کا صحابہؓ میں
ہم ان کی تابعداری میں باطل سے خوف نہ کھائیں گے

اے مسلم! تو مایوس نہ ہو، رکھ سچے خدا پر اپنا یقیں
اسلام تو دین فطرت ہے ہم فطرت ہی منوائیں گے

مزدور و کساں حیران ہیں کیوں، اسلام سراسر رحمت ہے
قرآن کے سایہ میں رہ کر ہم آزادی دلوائیں گے

اسلام ہے دیں اس خالق کا، انسان کو جس نے پیدا کیا
ہر ذرہ ذرہ پیدا کیا، ہم اس کی حمد سنائیں گے

یہ دنیا عالم فانی ہے، سب خلقت آنی جانی ہے
ازلی ابدی ہے ہمارا خدا ہم اس کا حکم چلائیں گے

تھا پاکستان کا مطلب کیا، بس لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـه
میدانِ عمل میں آ کر ہم یہ مطلب حل کرائیں گے

اے پاکستان کے باشندو! آئین شریعت لازم ہے
ہم مسلم ہیں اللہ کے لئے، اسلام کا ڈنکا بجائیں گے

خدام اہل سنت کا ہے مظہر بھی ادنیٰ خادم
ہم دین کی خاطر اِنْ شَآءَ اللّٰه پرچم حق لہرائیں گے

خادم اہل سنت حافظ عبدالوحید الحنفی

سفر نامہ ہند

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ھَدَانَا اِلٰی طَرِیْقِ اَھْلِ السُّنَّۃِ وَالْجَمَاعَۃِ بِفَضْلِہِ الْعَظِیْمِ
وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الَّذِیْ کَانَ عَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ
وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَخُلَفَاءِہِ الرَّاشِدِیْنَ الدَّاعِیْنَ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ

مارچ ۱۹۸۰ء کے واقعات

سفر نامہ چکوال سے دیوبند تک کیا دیکھا

دارالعلوم دیوبند کے صد سالہ اجلاس میں شرکت کے لیے حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب فاضلِ دارالعلوم دیوبند کے ساتھ سفر دیوبند کی سعادت نصیب ہوئی۔

۱۸ مارچ ۱۹۸۰ء کو چکوال سے سفر دیوبند کے لیے لاہور روانگی ہوئی۔

لاہور میں حضرت مولانا حافظ محمد طیب صاحب خطیب جامع مسجد میاں برکت علی محلہ سردار پورہ اچھرہ لاہور کے ہاں رات کو قیام کیا۔ ۱۹ مارچ کو صبح ۹ بجے قافلہ وہاں سے ریلوے اسٹیشن پر پہنچا۔

وہاں ملک کے کونے کونے سے علمائے دیوبند فاضلانِ دارالعلوم دیوبند صد سالہ اجلاس میں شرکت کے لیے دیوبند جانے کے لیے پہنچ

رہے تھے۔ ہر طرف خوشی کی ایک عجیب سی لہر تھی، ہر طرف علماء اور مشائخ کے نورانی چہرے چمک رہے تھے۔

حضرت مولانا مفتی محمود صاحبؒ، حضرت مولانا غلام اللہ خان صاحبؒ، حضرت مولانا عبداللطیف صاحب جہلمیؒ، حضرت مولانا عبداللطیف صاحبؒ کلاچی، حضرت مولانا محمد الیاس صاحبؒ حضروی، مولانا حافظ محمد طیب صاحبؒ حضروی، حضرت مولانا قاضی زاہد الحسینی صاحبؒ اٹک اور ارشد الحسینی صاحب اٹک، مولانا قاری شیر محمد صاحب جھاٹلہ تلہ گنگ، مولانا حافظ غلام حبیب صاحب مہتمم دارالعلوم حنفیہ چکوال اور مولانا عبدالرحمٰن صاحب قاسمی، مولانا عبدالرحیم نقشبندی صاحب چکوال، مولانا تقی عثمانی صاحب، علامہ سرفراز خان صفدر صاحب، مولانا زاہد الراشدی صاحب، مولانا عبدالحکیم صاحب، مولانا ایوب جان بنوری صاحب، مولانا عبدالحمید صاحب سواتی، مولانا نذیر اللہ خان صاحب گجرات، مولانا عبدالحی صاحب پھالیہ اور دوسرے علماء پہنچ چکے تھے۔ اسی طرح

حضرت مولانا عبدالحق صاحب اکوڑہ خٹک، حضرت مولانا عبیداللہ صاحب انورؒ لاہور، حضرت مولانا عبیداللہ مہتمم جامعہ اشرفیہ لاہور، حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب نائب مہتمم جامعہ اشرفیہ لاہور، حضرت مولانا عبدالمالک صاحب شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ، حضرت

مولانا موسیٰ خان صاحب جامعہ اشرفیہ، حضرت مولانا عبد القادر صاحب آزاد خطیب بادشاہی جامع مسجد لاہور، حضرت مولانا سمیع الحق صاحب اکوڑہ خٹک، حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰن صاحب کراچی، مولانا سلیم اللہ خان صاحب کراچی، مولانا خان محمد صاحب کندیاں شریف، مولانا عبد القدیر صاحب شیخ الحدیث، کم و بیش ۸۰۰ صد سے زیادہ علماء اور رفقاء لاہور ریلوے اسٹیشن پر قافلوں کی صورت میں پہنچ گئے اور نعروں کی گونج میں دیوبند کے سفر کے لیے ٹرین میں روانہ ہوئے۔

لاہور ریلوے اسٹیشن سے تیرہ میل کا سفر آدھا گھنٹہ میں طے کر لیا۔ گاڑی ۱۲ بجے واہگہ اور بارہ بج کر پانچ منٹ پر گاڑی بھارت کی حدود میں داخل ہو گئی اور ۱۲ بج کر دس منٹ پر بھارت کے ریلوے اسٹیشن اٹاری پر پہنچ گئے۔

یہاں سب سے پہلے بھارتی پنجاب کے مفتی مولانا محمد احمد صاحب رحمانی لدھیانوی ابنِ حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب لدھیانوی رئیس الاحرار نے پاکستانی مہمانوں کا استقبال کیا۔

اٹاری اسٹیشن پر سٹیٹ بینک آف انڈیا شاخ سے کرنسی تبدیل کرنے کا انتظام تھا، نمازِ ظہر یہیں پڑھی گئی۔

پھر پاسپورٹ اور ویزے کی چیکنگ کا مرحلہ آیا جس پر بہت وقت لگا۔ کیوں کہ ایک ہزار کے قریب زائرین سفر کر رہے تھے۔ سامان کی

چیکنگ بھی کی گئی، چیکنگ سے فراغت کے بعد زائرین بھارتی ٹرین میں بیٹھنے لگے اور اٹاری سے دیوبند تک کا ریلوے ٹکٹ خریدنے لگے۔

واپسی کرایہ شامل کر کے اٹھارہ روپے تیس پیسے میں ٹکٹ ملا۔ اس طرح ۸۰۰ سے زیادہ زائرین جب ٹکٹ حاصل کر چکے اور گاڑی میں بیٹھ چکے تو گاڑی شام پانچ بجے دیوبند کی طرف اٹاری سے روانہ ہوئی۔ گاڑی ۲۱ ڈبوں پر مشتمل تھی، تمام ڈبے سیکنڈ کلاس کے تھے۔ ہر ڈبے میں غسل، رفع حاجت اور پینے کے پانی کے علیحدہ علیحدہ کمرے بنے ہوئے تھے۔

امرتسرِ انڈیا جب چھٹہ ریلوے سٹیشن پر گاڑی رکی تو سب نے نمازِ عصر ادا کی۔

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

چھ بجے شام گاڑی امرتسر سٹیشن پر پہنچی۔ یہاں پاکستانی گھڑیوں کا ٹائم بھارتی گھڑیوں کے مطابق کیا گیا۔ یہاں ہی پلیٹ فارم پر نمازِ مغرب ادا کی گئی۔ امرتسر سے ٹھیک ساڑھے چھ بجے گاڑی روانہ ہوئی۔

جالندھر ساڑھے آٹھ بجے رات جالندھر ریلوے سٹیشن پر پہنچے اور نماز عشاء ادا کی گئی۔

لدھیانہ رات دس بجے لدھیانہ پہنچ گئے۔ مولانا محمد احمد صاحب رحمانی ابن حضرت مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی نے یہاں استقبال کیا۔

حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب رحمۃ اللہ علیہ امیر تحریکِ خدام اہل

سنت والجماعت گاڑی کے جس ڈبہ میں تشریف فرما تھے، ان کے ساتھ ہی سیٹوں پر قریب قریب حضرت مولانا عبداللطیف صاحب رحمہ اللہ جہلمی، حضرت مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی صاحب، ان کے فرزند مولانا قاضی محمد ارشد الحسینی صاحب، حضرت مولانا نذیر اللہ خان گجراتی، حضرت مولانا محمد الیاس صاحب حضروی تشریف فرما تھے اور راقم الحروف کو بھی یہ سعادت ملی کہ ان عظیم ہستیوں کے ساتھ دیوبند کا سفر نصیب ہوا۔

گاڑی میں سارے راستہ میں گاڑی میں سفر کرنے والے احباب اور بڑے بڑے اکابر علماء حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب سے آکر ملاقات کرتے رہے۔ اور آنے والے مہمانوں کو اپنا دینی سُنّی مؤقف سمجھاتے رہے۔

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

راستہ میں مشائخ اپنے اپنے گاڑی کے ڈبوں میں اپنے اپنے روحانی سلسلہ کے اوراد اور وظائف بھی پڑھنے میں مصروف رہے۔ حضرت مولانا عبداللطیف صاحب جہلمی کے معمولات کو بھی قریب سے دیکھنے کی سعادت ملی۔ اسی طرح حضرت مولانا زاہد الحسینی صاحب کو عبادت کرتے اور اوراد و وظائف پڑھتے ہوئے قریب سے دیکھنے اور مشاہدہ کرنے کی ساعتیں نصیب ہوئیں۔ ہر بزرگ کی ایک عجیب شان تھی جو دیکھنے میں آئی۔

رات بھر گاڑی چلتی رہی اور ہندوستان کی تاریخ نظروں کے سامنے

گھومتی رہی کہ کبھی وہ وقت تھا کہ اس سرزمین پر حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں صحابہ کرام کے ایک لشکر نے تھانہ بھون میں فاتحانہ قدم رکھا۔

پھر ایک وقت تھا کہ اس سرزمین پر محمود غزنوی نے اسلام کا فاتحانہ پرچم لہرایا۔

پھر وہ وقت بھی آیا کہ شیر شاہ سوری نے سرزمین ہند کو فتح کر کے اسلام کا بول بالا کیا اور پھر اورنگ زیب عالمگیر نے پورے ہندوستان کو فتح کر کے اور فتاویٰ عالمگیری مرتب کرا کر اسلام نافذ کیا۔

اس وقت مسلمان فاتح تھے اور ہندو رعایا تھے، آج ہندو حکمران ہیں اور مسلمان بے بس ہیں۔

عبدالوحید

دارالعلوم دیوبند کی عظمت

حضرت مولانا ظفر علی خان مرحوم رحمۃ اللہ علیہ شاعر ملت نے دیوبند کی عظمتِ شان میں ایک نظم لکھی تھی اس میں انہوں نے فرمایا تھا:

شاد باش شاد ذی اے سرزمینِ دیوبند
ہند میں تو نے کیا اسلام کا جھنڈا بلند
ملّت بیضا کی عزت کو لگائے چار چاند
حکمت بطحا کی قیمت کو کیا تو نے دو چند
اسم تیرا باسمٰی، ضرب تیری بے پناہ
دیو استبداد کی گردن ہے اور تیری کمند
تیری رحمت پر ہزار اقدام سو جاں سے نثار
قرنِ اولٰی کی خبر لائی تیری الٹی زقند
تو علمبرار حق ہے، حق نگہبان ہے تیرا
خیلِ باطل سے پہنچ سکتا نہیں تجھ کو گزند
ناز کر اپنے مقدر پر کہ تیری خاک کو
کر لیا ان عالمانِ دینِ قیّم نے پسند
جان کر دیں گے جو ناموسِ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر فدا
حق کے رستے پر کٹا دیں گے جو اپنا بند بند

حافظ عبدالوحید حنفی

کفر ناچا جن کے آگے بارہا تگنی کا ناچ
جس طرح جلتے توے پر رقص کرتا ہے سپند
اس میں قاسمؒ ہو کہ انور شاہؒ کہ محمود الحسنؒ
سب کے دل تھے درد مند اور سب کی فطرت ارجمند
گرمئ ہنگامہ تیری ہے حسین احمدؒ سے آج
جن سے پرچم ہے روایاتِ سلف کا سر بلند
(منقول از دارالعلوم دیوبند نمبر ۱۸)

خادم اہلسنت
حافظ
عبدالوحید الحنفی

سفر نامہ دیو بند کی مزید تفصیل

چکوال سے جہلم تک بس کا کرایہ ۸ روپے لگا تھا اور جہلم سے لاہور تک ساڑھے گیارہ روپے لگا۔ اس طرح چکوال سے لاہور تک کل کرایہ فی آدمی ساڑھے انیس روپے لگا۔ اور اٹاری سے دیو بند کا کرایہ اٹھارہ روپے تیس پیسے لیا گیا۔

گاڑی راستہ میں مختلف ریلوے اسٹیشنوں پر رکتی رہی۔ اس طرح ساری رات گاڑی چلتی رہی۔ عین طلوع فجر کے وقت گاڑی دیو بند کے قریب ایک ریلوے اسٹیشن پر پہنچی۔ وہاں گاڑی سے اتر کر سب نے نمازِ فجر ریلوے اسٹیشن پر ہی ادا کی اور پھر دیو بند پہنچے۔ ریلوے اسٹیشن سے قافلے چلنے شروع ہوئے۔

دیو بند ریلوے اسٹیشن پر استقبال کے لیے حضرت مولانا سید اسعد مدنی اور مولانا ارشد مدنی اور بڑے بڑے اکابرین دیو بند تشریف لائے ہوئے تھے اور مہمانوں کا استقبال کر رہے تھے۔ ایک عجیب خوشی کا منظر تھا۔

حضرت مولانا سید اسعد مدنی خلف الرشید حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب کو اپنی قیام گاہ پر تشریف لے جانے اور وہاں قیام کرنے کی دعوت دی۔ مولانا قاضی مظہر حسین صاحب نے ان کی دعوت کا شکریہ ادا کیا اور ان سے عرض

کی کہ اگر اجازت دیں تو میرا استقبالیہ کیمپ میں ہی ٹھہرنے کا ارادہ ہے کیوں کہ ان کے ساتھ اور دوسرے بہت سے علماء ہیں ان کے ساتھ ہی قیام کرنے کا ارادہ ہے۔ اس پر حضرت مولانا اسعد مدنی صاحب نے مولانا قاضی مظہر حسین صاحب کو اجازت مرحمت فرمادی۔

چناں چہ ہمارا قافلہ دارالعلوم دیوبند کی زیارت کرتے ہوئے جلسہ گاہ کے ساتھ پاکستان سے آئے ہوئے مہمانوں کے لیے قائم وسیع قیام گاہ میں پہنچا اور وہاں قیام کیا۔ الحمدللہ وہاں قیام گاہ پر تحریک خدام اہل سنت والجماعت کا پرچم بھی ایک بانس کے ساتھ لگا دیا۔ جس سے تحریک سے وابستہ احباب اور علماء کو حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب کی وہاں موجودگی کا علم ہو گیا۔ اور جوق در جوق ملاقات کے لیے آنے شروع ہو گئے۔ اسی طرح بنگلہ دیش اور ہندوستان کے دوسرے اضلاع اور صوبوں سے آنے والے علماء میں سے بھی ملاقات کے لیے احباب آتے جاتے رہے اور تین دن حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب کی نشست گاہ کے ساتھ احباب کا ایک ہجوم رہا۔

حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب کی تصانیف کا تعارف کرانے کے لیے راقم الحروف نے کتابوں کا سٹال لگا دیا، آنے والے مہمان جن کو دیکھتے اور پڑھتے اور خریدتے رہے۔ اسی طرح آپ کی تصانیف کا جو ذخیرہ بندہ ساتھ لے گیا تھا وہ دیکھتے ہی دیکھتے ختم ہو گیا۔

صد سالانہ اجلاس کی کاروائی

(۱) ۲۱ مارچ ۱۹۸۰ء کو اجلاس شروع ہوا تو تلاوت قرآن مصری مشہور و معروف قاری عبدالباسط نے کی۔ اس کے بعد دیوبند کی خدمات اور شخصیات کے تعارف پر مبنی ترانہ سٹیج پر پڑھا گیا۔

(۲) ۲۱ مارچ کے اجلاس میں مولانا قاری محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند نے مفصل خطاب کیا۔ اور حضرت ابوالحسن علی ندوی نے تاریخی خطاب کیا۔ جس میں علماء حق اور دارالعلوم دیوبند کی خدمات کا تذکرہ کیا اور دارالعلوم کا جامع تعارف پیش کیا۔

(۳) اجلاس میں ہندوستان کی وزیر اعظم اندرا گاندھی نے بھی از خود ملک کے سربراہ کی حیثیت سے شرکت کرکے آزادی ہند میں علمائے حق کی قربانیوں پر ان کو خراج تحسین پیش کیا۔

(۴) ۲۱ مارچ جمعہ، ۲۲ مارچ ہفتہ اور ۲۳ مارچ اتوار کو مسلسل تین دن تک جلسہ گاہ میں دنیا بھر کے شرکت کرنے والوں میں سے معروف علماء نے خطاب کیا۔

اور صد سالہ اجلاس میں آنے والے فضلاء میں دستار فضیلت تقسیم کی گئی۔

(۵) حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب اور حضرت مولانا عبداللطیف جہلمی کو دستار فضیلت وصول کرنے کا شرف حاصل ہوا۔

حضرت چکوالی نے شیخ الاسلام حضرت مدنی ؒ سے ۱۳۵۸ھ مطابق ۱۹۳۹ء میں پڑھا اور حضرت جہلمی نے ۱۳۵۹ھ مطابق ستمبر ۱۹۴۰ء میں دورہ حدیث کیا۔

(۶) حضرت مولانا نذیر اللہ خان صاحب گجراتی دستار فضیلت وصول کرنے کے لیے سٹیج پر تشریف لے گئے تو راقم الحروف کو بھی ان کی رفاقت میں سٹیج پر جانے اور اکابر کی وہاں سٹیج پر بیٹھے زیارت کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

(۷) دارالعلوم دیوبند کے چاروں طرف بڑے بڑے اندر داخل ہونے کے دروازے ہیں جہاں سے بار بار داخل ہو کر چاروں طرف سے دارالعلوم کی درس گاہیں، جامع مسجد قدیمی اور جامع مسجد رشید جدید اور دارالحدیث کی درس گاہ کے اندر بیٹھنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ اور وہ جگہ دیکھی جہاں حضرت مولانا حسین احمد مدنی ؒ اور دوسرے اکابر بیٹھ کر درسِ حدیث دیا کرتے تھے۔ اسی طرح مسجد چھتہ کی زیارت نصیب ہوئی۔

(۸) دارلعلوم دیوبند کی عید گاہ میں وہ منبر دیکھا جہاں علمائے دیوبند اور علامہ انور شاہ کشمیری خطاب فرمایا کرتے تھے۔ اور عید گاہ کے ایک کونہ میں حضرت مولانا علامہ انور شاہ کشمیری کے مزار پر حاضری دی اور ایصالِ ثواب کیا۔

اسی طرح علامہ انور شاہ کاشمیری ؒ کے مزار پر دیوبند کی تاریخ

نظروں کے سامنے گھوم گئی جب علامہ انور شاہ کاشمیری مرزا قادیانی کے خلاف بہاول پور میں عدالت کے سامنے ختم نبوت کے مسئلہ پر دلائل سے دشمن کولاجواب کر رہے تھے۔

تاریخی اجلاس دستار بندی ۱۹۱۰ء

دارالعلوم دیوبند کے اجلاس منعقدہ ۱۳۲۸ھ مطابق ۱۹۱۰ء میں شیخ الہند حضرت مولانا محمود حسن صاحب اسیر مالٹا، حضرت مولانا احمد حسن امروہی، حضرت مولانا شاہ عبدالرحیم صاحب رائے پوری، حضرت مولانا خلیل احمد صاحب محدث سہارنپوری، حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی جیسے اکابر موجود تھے۔ اس وقت تک دارالعلوم دیوبند سے فارغ ہونے والے جن سو (۱۰۰) علماء کی دستار بندی اس اجلاس میں ہوئی تھی ان میں حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی، حضرت علامہ سید انور شاہ کاشمیری حضرت مولانا عبیداللہ سندھی، حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ دہلوی کی نمایاں شخصیتیں بھی تھیں۔

صد سالہ تاریخی اجلاس کی عظیم دستار بندی ۱۹۸۰ء

اس کے بعد صد سالہ تاریخی اجلاس میں اب مورخہ ۳، ۴، ۵ جمادی الاولیٰ ۱۴۰۰ھ مطابق ۲۱، ۲۲، ۲۳ مارچ ۱۹۸۰ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار دیوبند میں دستار بندی کا اجلاس ہوا ہے۔ یہ دارالعلوم دیوبند کے صد سالہ اجلاس میں دستار بندی کا اجلاس ہوا ہے۔ یہ دارالعلوم دیوبند کا صد سالہ

اجلاس کہلاتا ہے۔اس عظیم الشان اجلاس میں حکومت پاکستان نے آٹھ سو فضلاء دیوبند کو شریک ہونے کی سپیشل ٹرین کے ذریعہ دیوبند جانے کی اجازت دی تھی۔ ان آٹھ سو میں سے غیر فضلائے دیوبند بھی تھے اور ان کے علاوہ بھی پاکستان سے دیوبندی مسلک اہل سنت و الجماعت کے علماء وغیرہ سینکڑوں کی تعداد میں آزاد ویزہ پر اس تاریخی اجلاس میں شریک ہوئے۔

تاریخی اجلاس میں کم وبیش ۲۰ لاکھ افراد شریک ہوئے

دارالعلوم کے اس صد سالہ تاریخی اجلاس میں قریباً بیس لاکھ افراد شریک ہوئے۔ بلامبالغہ حج بیت اللہ کے موقعہ پر منیٰ اور عرفات کے اجتماع کے بعد شاید ہی کہیں اتنا بڑا انڈ ہی اجتماع اس دور میں کہیں ہوا ہو۔ دیکھنے والوں کے لیے منیٰ اور عرفات کا سامنظر آنکھوں کے سامنے تھا۔

زبردست ہجوم کی وجہ سے دستارِ فضیلت صرف بعض حضرات کی اسٹیج پر ہوئی۔ مثلاً جانشین حضرت مدنی قدس سرہٗ، حضرت مولانا سید اسعد مدنی وغیرہ۔

باقی ہزارہا فضلائے دیوبند کو دستار فضیلت سٹیج سے دے دی گئی۔

تقریباً تمام عالمِ اسلام کے نمائندے اس تاریخی اجلاس میں شریک تھے۔اور عموماً دس دس منٹ تقریر کا وقت دیا گیا۔

دیوبند سے گنگوہ کا سفر نامہ

۲۴ مارچ ۱۹۸۰ء کو حضرت مولانا سید اسعد مدنی اور مولانا سید ارشد مدنی کی قیام گاہ پر حاضری ہوئی۔ یہاں حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمہ اللہ کی نشست گاہ کو دیکھا۔ جو کہ بہت بڑا دیہاتی طرز کا وسیع پرانے زمانے کا چھپر تھا جس کے لکڑی کے ستون تھے اور اوپر بالے اور شہتیر تھے۔ حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب نے وہ جگہ دکھائی جہاں ۱۹۳۷ء میں حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی صاحب رحمہ اللہ سے ان کی پہلی ملاقات ہوئی تھی۔ وہ جگہ دیکھ کر پرانی یادیں لوٹ آئیں کہ وہ کیسا منظر ہو گا کہ حضرت مدنی رحمہ اللہ یہاں احباب سے ملاقاتیں کرتے ہوں گے اور مہمانوں کو کھانا کھلاتے ہوں گے۔

جب گنگوہ جانے کے لیے روانہ ہونے لگے تو مولانا ارشد مدنی رحمہ اللہ نے روک لیا کہ کھانا کھا کر جائیں۔ اس طرح ادب کے تقاضا کے تحت دعوت سے انکار مناسب نہ سمجھا اور دعوت سے فارغ ہو کر گنگوہ جانے کے لیے چل پڑے۔ گنگوہ قصبہ دیوبند سے ۴۵ کلو میٹر کے فاصلے پر ہے۔

دیوبند سے گنگوہ لاری اڈہ تک جانے کے لیے رکشے کرایہ پر لیے گئے۔ رکشہ میں ہم سات احباب سوار ہوئے۔ جن میں حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب، حضرت مولانا عبداللطیف صاحب جہلمی،

خادم اہلسنت عبدالوحید الحنفی

حضرت مولانا حافظ محمد الیاس صاحب حضروی اور حضرت مولانا محمد طیب صاحب حضروی اور مفتی قاری شیر محمد صاحب جھاٹلہ، مولانا نذیر اللہ خان گجراتی اور راقم الحروف شامل تھے۔

لاری اڈہ گنگوہ تک رکشہ کرایہ فی آدمی ایک روپیہ تھا اس طرح کل کرایہ سات روپے ادا کیا گیا۔ اڈہ سے گنگوہ جانے والی بس پر سوار ہوئے۔ دیوبند سے گنگوہ کا کرایہ پھر فی آدمی تین روپے اور پینتیس پیسے لیا گیا۔

راستہ میں بس میں ہی نانوتہ جانے والے راستہ اور اڈہ کو دیکھا اور پرانی یاد لوٹ آئی کہ کبھی یہاں سے حضرت مولانا قاسم نانوتوی گزرتے ہوں گے اور اس جگہ ان کے قدم لگے ہوں گے۔

نانوتہ کے اڈہ سے فروٹ دو سیر سیب جو کہ ۱۰ روپے کے ملے اور دو درجن کیلے خریدے جو کہ ۴ روپے میں مل گئے۔ تا کہ گنگوہ میں حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی کے پوتے مولانا عبد الرشید صاحب رحمۃ اللہ علیہ گنگوہی سے جب ملاقات ہو تو ہدیہ کیے جائیں۔

گنگوہ شریف پہنچ کر پھر اڈہ سے رکشے پر سوار ہوئے۔ حضرت شاہ عبد القدوس صاحب رحمۃ اللہ علیہ گنگوہی متوفیٰ ۹۴۴ھ، حضرت مولانا ابو سعید گنگوہی اور حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی متوفیٰ ۱۳۲۳ھ کے مزار کے قریب رکشہ سے اترے۔ رکشہ کرایہ ہم سب احباب کا کل گیارہ روپے آیا۔

حضرت مولانا ابوسعید گنگوہیؒ کے مزار پر حاضری دی اور پھر حضرت مولانا رشید احمد صاحبؒ گنگوہی کے مزار پر جب حاضر ہوئے تو عجیب نورانیت کا منظر دیکھا جو آج تک فراموش نہیں ہوا۔ کھلی فضا میں آپ کا مزار ایک بہت بڑے پھیلے ہوئے بوہڑ کے درخت کے نیچے تھا اور ٹھنڈی فضا میں گویا مزار کھلا جگ مگ کر رہا تھا اور اتنا سکون کہ قلب ٹھنڈا ہو گیا۔ کچھ دیر تک وہاں بیٹھ کر حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحبؒ کے ہمراہ سب احباب نے دل ہی دل میں کچھ پڑھا، پھر ایصالِ ثواب کیا اور وہاں سے پھر حضرت گنگوہیؒ کے گھر کی جانب چلے۔

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

حضرت مولانا رشید احمد صاحبؒ گنگوہی کے مکان پر پہنچے تو دروازہ کے اوپر "رشید منزل" سنگ مرمر کی پلیٹ نصب تھی۔ مکان کے اندر احاطہ میں پہنچے۔ حضرت گنگوہیؒ کے پوتے حضرت مولانا عبدالرشید صاحب گنگوہی کی ملاقات اور زیارت ہوئی۔ پھر وہاں مزار کے قریب جامع مسجد میں نماز ادا کی اور واپس دیوبند کے لیے روانہ ہوئے۔

دیوبند کے قبرستان میں حاضری

دارالعلوم دیوبند سے دیوبند قبرستان میں حاضری دی، وہاں بڑے بڑے اکابر کے مزارات پر ایصالِ ثواب کیا۔ حضرت مولانا عابد حسین شاہ صاحب جو دیوبند قصبہ کے ایک بہت بڑے بزرگ تھے، دارالعلوم

دیوبند کی بنیاد جب رکھی گئی تو حضرت مولانا قاسم نانوتوی صاحب نے انہیں سے افتتاح کے موقع پر دعا کرائی تھی۔ قبرستانِ قاسمی دیوبند میں عجیب روحانیت کے جلوے تھے۔

حضرت مولانا قاسم نانوتوی اور حضرت شیخ الہند کے قدموں میں حضرت مدنی کا مزار دیکھا۔ سب کی قبر کھلی فضا میں تھی اور ان پر کوئی پختہ اینٹیں یا مزار پر قبہ نہیں دیکھا۔

اکابر کی قبر پر صرف ایک سنگ مرمر کی پلیٹ نصب تھی جس میں ان کا نام قبر کی پہچان کی طور پر رقم تھا۔ سادہ قبروں نے اکابرین کی سُنّت سے محبت کی یاد تازہ کر دی۔

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید الحنفی

دیوبند سے پھر واپس پاکستان روانہ ہونے کے لیے ریلوے اسٹیشن پہنچے۔ دیوبند سے واپس روانگی کے وقت عجیب سماں تھا۔ اکابر علمائے دیوبند کی خدمات کی یادیں دل و دماغ میں سوار تھی۔ الوداع کرنے کے لیے بڑے بڑے علمائے دیوبند ریلوے اسٹیشن پر موجود تھے جن کی زیارت کی سعادت نصیب ہوئی۔

دارالعلوم کا ہر فیض یافتہ انگریز کے محل میں شگاف کر دے

یہ وہ دارالعلوم دیوبند ہے جس کے بارے میں مولانا قاسم نانوتوی نے فرمایا تھا کہ:

"میری خواہش ہے کہ دارالعلوم کا ہر فیض یافتہ انگریز کے محل میں شگاف

کر دے اور اس مدرسہ کا ہر طالب علم ہر قسم کے سامراج کے لیے زہرِ قاتل بن جائے۔انگریز کے خلاف بغاوت کے جُرم میں خواہ دارالعلوم کی اینٹ سے اینٹ بج جائے۔۔۔جنگ بہر حال جاری رہے گی۔"

دارالعلوم دیوبند ایک نظر میں

(۱) کل رقبہ ۱۸۲ ایکٹر پر محیط ہے۔(۲) اساتذہ ۲۷۰۔(۳) کل طلبہ ۳۵۰۰۔ (۴) شریک دورہ حدیث شریف ۹۰۰۔ (۵) شرکاء موقوف علیہ ۶۹۰۔(۶) فتاوٰی کی تعداد ۶ لاکھ۔(۷) دارالعلوم کے سند فراغت حاصل کرنے والے چالیس ہزار سے زیادہ علماء ہیں۔(۸) کتب خانہ کتب کی تعداد ۲ لاکھ سے زیادہ ہے۔(۹) دارالعلوم دیوبند کے مصارف گذشتہ صدی کے آخر میں کم و بیش پانچ کروڑ اسی لاکھ سے زیادہ تھے۔

دارالعلوم دیوبند کا مقام

حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب لکھتے ہیں:

پاکستان میں دیوبندی مسلک کے جو دینی مدارس ہیں ان کے مہتممین اور اساتذہ وغیرہ بلاواسطہ یا بالواسطہ دارالعلوم دیوبند کے فیض یافتہ ہیں۔ ۱۸۵۷ء کے جہادِ آزادی کے بعد دینِ حق کے تحفظ وبقاء کے لیے اس وقت کے اکابر علماء وصلحاء نے ۱۵ محرم ۱۲۸۳ھ مطابق ۳۰ مئی ۱۸۶۶ء بروز بدھ دیوبند کی مسجد چھتہ میں انار کے ایک بابرکت درخت کے سایہ میں رکھی

7182

تھی اور یہ انار کا درخت اب بھی موجود ہے۔ سبحان اللہ و بحمدہٖ۔[1]

دیوبند کی مسجد چھتہ اور انار کا درخت

الحمدللہ کہ سفر دیوبند میں مسجد چھتہ میں حاضری کی بھی توفیق ملی اور انار کے درخت کو بھی دیکھنا نصیب ہوا جس کے نیچے ایک استاذ اور ایک شاگرد سے اس درس گاہ کا قیام عمل میں آیا۔

دارالعلوم دیوبند کے قیام کے وقت ملکی صورتِ حال

الجمعۃ۔ دہلی مؤرخہ ۲۶ مارچ ۱۹۸۰ء کے دارالعلوم دیوبند میں ایک مضمون "دارالعلوم اور اس کی حقیقت" کے عنوان کے تحت شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی سابق شیخ الحدیث دارالعلوم دیوبند قدس سرہٗ کا شائع ہوا ہے۔ جس کے اہم اقتباسات حسب ذیل ہیں:

۱۸۵۷ء کے جہادِ آزادی کے بعد صورت حال

اس روز افزوں فتنہ نے اہل اللہ کے چھکّے چھڑا دیے۔ ہوش و حواس باختہ کر دیے۔ ان کو صاف دکھائی دینے لگا کہ اگر اس وقت تھوڑی سی بھی غفلت برتی گئی تو حکومت اسلامیہ کی طرح مذہب اسلام اور صحیح عقیدہ اور عمل بھی بہت جلد ہندوستان سے رخصت ہو جائے گا۔ اس لیے اپنی کوششوں سے ایک ایسی آزاد دینی درس گاہ قائم کرنی چاہیے جو کہ

---

[1] روئیداد جامعہ اظہار الاسلام ۱۹۸۰ء ص ۱۔ مؤلفہ مولانا قاضی مظہر حسین صاحب

خادم اہلسنت عبدالوحید حنفی

مسلمانوں کی مذہبی صحیح اور واقعی راہنمائی کرتی ہوئی لوگوں کے لیے نمونہ بنے۔

ملک ہندوستان میں مذہب اہل السنت و الجماعت کی حسب طریقہ اسلاف کرام محافظ ہو۔ وہ ایک طرف بخاری اور ترمذی کی روحانیت پیدا کرے تو دوسری طرف ابو حنیفہ اور شافعی کی نورانیت کی بھی ذمہ دار ہو۔ وہ ایک طرف اشعری اور ماتریدی کی تحقیقات کا چسکا نمودار کرے تو دوسری طرف جنید بغدادی اور سری سقطی کی گھٹی پلادے۔

وہ نہ صرف اتباع شریعت کا ذوق پیدا کرے بلکہ سنت نبویہ ﷺ اور طریقت باطنیہ کا بھی والہ اور فریفتہ بنادے۔ وہ اگر ایک طرف اسلام کی اندرونی محافظت کا ملکہ پیدا کرے تو دوسری طرف مخالفین اسلام کے بیرونی حملوں سے بچانے کی قوت کی بھی کفیل ہو۔

یہ نعمت بے بہا اہل دیوبند کی قسمت میں تھی

(۲) حضرت قطب عالم مولانا الحاج امداد اللہ صاحب مکی قدس سرہٗ اللہ لعزیز فرماتے ہیں کہ:

۱۸۵۷ء کے بعد خیال تھا کہ ایک مذہبی مرکز اور اسلامی دارالعلوم قائم ہو گا مگر یہ نہیں معلوم تھا کہ:

"یہ نعمت بے بہا اہل دیوبند کی قسمت میں تھی"

الغرض تقادیر الٰہیہ کے تصرفات اور اہل اللہ کی ہمتوں اور دعاؤں نے چند ایسے باہمت اور پاکیزہ حضرات کو کھڑا کیا جو علم اور عمل کے جامع اور زُہد وریاضت کے معدن تھے۔

وہ ایک طرف معقولات کے امام تھے تو دوسری طرف منقولات میں مجدد وقت بھی تھے۔ وہ ایک جانب نسبت مجدّدیہ اور سکینہ و وقار کے پہاڑ تھے تو دوسری طرف نسبت چشتیہ و قادریہ کے عشق و جذب کے بحرِ زخّار بھی تھے۔ وہ جس طرح اتباعِ سُنت پر جان دیتے تھے اسی طرح سلوک اور تمکین کے بھی قطب تھے۔

انہوں نے ایسے معجون مرکب نصاب اور طرز تعلیم وغیرہ کو مرتب کیا جو کہ ولی اللّٰھی حدیث و تفسیر اور نظامی معقول کا جامع تھا۔ اسی طرح حنفی تفقہ کا حامی اور مجددی اتباعِ سنت کا محافظ اور اہل السنت والجماعت کا آرگن تھا اور فرق مبتدعہ اور ان کے عقائد و اعمال سے بچانے والا۔ یہی وہ امر تقدیری تھا جس کو حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے دو سو برس پیشتر اپنی روحانی قوت سے ادراک کیا اور بوقت نظر بندی دیوبند سے گزرتے وقت فرمایا تھا کہ یہاں سے احادیثِ نبویہ ﷺ کی خوشبو آتی ہے۔

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

دارالعلوم دیوبند نے اسلامی مذہبیت کی اعلیٰ پیمانہ پر خدمت انجام دی

(۳)اس جماعت کی مذکورہ بالا غرض کو فرقہ ناجیہ اہل السنت والجماعت نے مذہب اسلام کی حقیقی خدمت سمجھا اور احیائے ملّت اسلامیہ کا مفید اور کارآمد وسیلہ خیال کرتے ہوئے اس کی اعانت اور امداد کی طرف قدم بڑھایا۔ منتظمین مدرسہ کی ہر طرح ہمت افزائی فرمائی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ دارالعلوم نے اسلامی مذہبیت کی اس اعلیٰ پیمانہ پر خدمت انجام دی کہ نہ صرف ملک ہندوستان میں تمام قدیم وجدید مدارس دینیہ پر فوقیت لے گیا بلکہ ممالک اجنبیہ افغانستان، بلوچستان، تبت، وسط ایشیاء، چین، مشرقی یمن حجاز، مصر، شام، ایشیائے کوچک، روم، روس، مغرب جاوا وغیرہ دیار اسلامیہ میں بھی عدیم النظیر ثابت ہوا۔ غرضیکہ اس پُر آشوب زمانہ میں ہر قسم کی مذہبی خدمتوں کو بجالا کر فرقہ ناجیہ اہل السنت والجماعت کی محافظت صحیح طریقے پر کرتے رہے۔ یہ دارالعلوم اس زمانہ میں ہندوستان میں قائم نہ ہوتا تو مسلمانوں کی آپس کی مذہبی خانہ جنگیاں اور اغیار کے بیرونی حملے خدا جانے اسلام کو کہاں سے کہاں تک برباد کردیتے اور نہ معلوم ان میں مذہبی حیثیت سے مسلمانوں کا کیا حال ہوتا۔

خادم اہلسنت عبدالوحید الحنفی

دارالعلوم دیوبند کی پرورش ہر زمانہ میں اہل اللہ کے ہاتھوں میں رہی

(۴) حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی اپنے اس مضمون مین تحریر فرماتے ہیں:

"دارالعلوم کی پرورش ہمیشہ محض ظاہری علوم ہی سے آراستہ ہونے والے نفوس کے ہاتھ میں نہیں رہی بلکہ اس کی باگ ہر زمانہ میں اہل اللہ کے ہاتھوں میں رہی جو کہ طریقت اور حقیقت کے قطب اور امام اور روحانی کمالات اور معنوی علوم کے آفتاب بھی تھے۔ ان کے نفوس قبولیت خداوندی کے مظہر اتم اور مقبول بارگاہ نبوت کے سرکردہ رہا کیے تھے۔ ریاضت اور تقویٰ سے انہوں نے اپنے آپ کو پاکیزہ بنایا تھا"۔

حضرت مولانا قاسم نانوتوی کا ایک خواب

(۵) حضرت (مولانا محمد قاسم) نانوتوی قدس اللہ سرہ العزیز کا وہ خواب کہ خانہ کعبہ کی چھت پر کھڑے ہوئے ہیں اور ان کے پیروں کے نیچے سے چاروں طرف نہریں جاری ہیں۔

اور مولانا رفیع الدین رحمۃ اللہ علیہ صاحب کی یہ رویا کہ:

علوم دینیہ کی کنجیاں ان کو دے دی گئی ہیں۔ وغیرہ وغیرہ۔

اہل اللہ کے مبشرات کا مظہر یہ مدرسہ ہی ہوا۔ یہی وجہ ہے کہ معنوی

خادم اہلسنت عبدالوحید حنفی

برکات اور مقدس و پاکیزہ ارواح مقبولہ کے سایہ سے آج تک دارالعلوم خالی نہیں رہا اور اسی بنا پر یہاں کے طلبہ اور علماء میں مجموعی حیثیت سے جو کمالات مشاہد ہوتے ہیں دوسری جگہ نہیں ہو سکتے اور نہ ہوئے ہیں۔

واللہ الحمد لمنۃ۔

تہی دستو نہ گھبراؤ نہ شرماؤ ادھر آؤ
وہ نیام کرم اب بھی ہے سرگرم دارافشانی

دارالعلوم دیوبند میں ۵ روز

الحمدللہ کہ دارالعلوم دیوبند میں پانچ روز میں سینکڑوں علمائے حق کی زیارتیں اور ملاقاتیں نصیب ہوئیں، اللہ تعالیٰ اپنی رضا نصیب کریں اور آخرت میں آں حضرت ﷺ کی شفاعت نصیب کریں۔ آمین۔

عبدالوحید الحنفی

اجلاس میں وزیراعظم ہند اندرا گاندھی کی تقریر

دارالعلوم دیوبند کے خلاف یہ پروپیگنڈہ کیا گیا کہ اس مذہبی اجلاس کا افتتاح ایک غیر مسلم عورت سے کرایا گیا۔ حالاں کہ یہ بالکل غلط ہے۔ راقم الحروف خود اجلاس میں شامل تھا۔ اندرا گاندھی بحیثیت وزیراعظم ہند اجلاس میں ایک نشست میں آئی ضرور لیکن اجلاس کا افتتاح نہیں کرایا گیا۔ بلکہ افتتاح تو سعودی عرب کے شاہ خالد کے خصوصی ایلچی نے کیا۔

چناں چہ روزنامہ الجمعیت دہلی ۲۳ مارچ ۱۹۸۰ء مطابق ۵ جمادی

الاولیٰ ۱۴۰۰ھ میں یہ خبر بھی شائع ہوئی کہ:

دارالعلوم دیوبند کے صد سالہ اجلاس کی تقریبات کا آغاز کل تیسرے پہر نعرہ ہائے تکبیر سے انتہائی جوش و خروش کے ساتھ ہوا۔ افتتاح سعودی عرب کے شاہ خالد کے خصوصی ایلچی عبداللہ عبدالمحسن ترکی نے کیا۔

اس موقع پر جلال الملک شاہ خالد کا پیغام بھی پڑھ کر سنایا گیا جس میں شاہ خالد کی طرف سے دارالعلوم کے لیے دس لاکھ روپے کا گرانقدر عطیہ کا اعلان کیا گیا۔ (الجمعیۃ دہلی ۲۳ مارچ ۱۹۸۰ء)

اجلاس میں دو تین تقریروں کے بعد اندرا گاندھی کی تقریر وزیر اعظم ہند کی حیثیت سے ہوئی جس میں اس نے دارالعلوم دیوبند کی اسلامی خدمات اور جنگ آزادی کی قربانیوں کا کھل کر اعتراف کیا۔

وزیر اعظم ہند کی حیثیت سے وہ تو معین الدین اجمیری کے مزار پر بھی گئی تھی۔ اخبارات میں وہاں جانے کی خبریں بھی شائع ہوئیں تھیں۔ اس طرح اگر وہ صد سالہ اجلاس میں آئی اور خطاب کیا تو ملکی سربراہ کی حیثیت سے تھا نہ کہ اس سے افتتاح کرایا گیا۔

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

صدسالہ اجلاس میں صدرپاکستان کاپیغام

صد سالہ اجلاس کے دوسرے دن نماز ظہر سے قبل کے اجلاس میں صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق صاحب کا تحریری پیغام نائب سفیر پاکستان نے پڑھ کر سنایا تھا جو کہ الجمیعت دہلی ۲۳ مارچ ۱۹۸۰ء میں شائع ہوا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○ نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم ○ جامعہ اسلامیہ دارالعلوم دیوبند کی صد سالہ تقریبات کے پر مسرت موقع پر دارالعلوم کے رئیس اور ان کے رفقائے کار کو مبارکباد اور تہنیت کا پیغام بھیجنے میں خوشی محسوس کر رہا ہوں۔ بلاشبہ دارالعلوم دیوبند برصغیر پاک وہند کی عظیم اسلامی درس گاہ ہے۔ اکابر دیوبند نے اپنی بے لوث اور پر خلوص خدمتِ اسلام کے ذریعہ جہاں اسلامی ورثے کی حفاظت اور عظمتِ اسلام کے احیاء کے لیے نمایاں کام کیا، وہاں اسلام کی پاکیزہ اور سچی تعلیمات میں جو غیر اسلامی عقائد رخنہ انداز ہونے لگے تھے ان کے خلاف جہاد مسلسل کو دارالعلوم دیوبند نے آگے بڑھایا اور زندگی کے دوسرے بہت سے شعبوں میں بھی دیوبند کی خدمات کی فہرست طویل ہے۔

مجھے یقین واثق ہے کہ دارالعلوم دیوبند اپنی درخشاں روایات کو برقرار رکھے گا، اسلام نے دنیا کو ایسا درخشاں دینی ورثہ عطا کیا ہے جو انسانیت کو

خادم اہل سنت عبدالوحید الحنفی حفظہ

موجودہ اخلاقی بحران اور روحانی الخطاط سے بچانے کی نجات ہے۔

(روزنامہ الجمیعت دہلی ۲۳مارچ ۱۹۸۰ء)

حق تعالیٰ دارالعلوم دیوبند کو اندرونی اور بیرونی فتنوں کے شر سے محفوظ رکھیں اور اکابر اسلاف کی پیروی میں حضور رحمت للعالمین، خاتم النّبیین حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے ارشاد "ماانا علیہ واصحابی" کی اتباع و حفاظت بیش از پیش توفیق دیں اور اعداء و ناقدین صحابہ اور منکرینِ خلافت راشدہ کی ناپاک سازشوں اور شیطانی سرگرمیوں سے دارالعلوم دیوبند کو محفوظ فرمائیں، آمین۔ بحق سید المرسلین ﷺ۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ اَوَّلًا وَّاٰخِرًا وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی نَبِیِّهٖ دَائِمًا وَّسَرْمَدًا

خادم اہلسنّت

حافظ عبدالوحید الحنفی

مدنی جامع مسجد چکوال

۳شعبان ۱۴۳۹ھ بروز جمعہ ۲۰ اپریل ۲۰۱۸ء 11½ بجے دن

☆☆☆☆

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید الحنفی

النور مینجمنٹ
چکوال (پاکستان)
0334-8706701
www.alnoors.com
اسلامی لٹریچر اور کتب کی بہترین کمپوزنگ اور پرنٹنگ کے لیے، نیز ہر قسم کے اشتہارات اور ایڈورٹائزنگ کے لیے رجوع کریں

صداقت اہلسنّت والجماعت پر محققانہ شہرہ آفاق مطبوعات

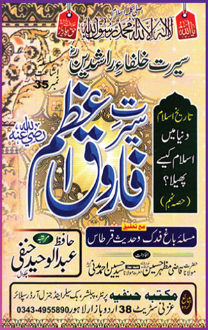

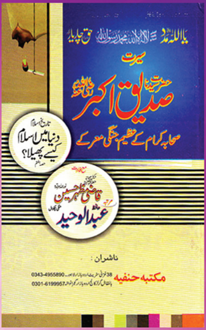

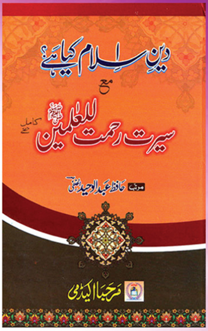

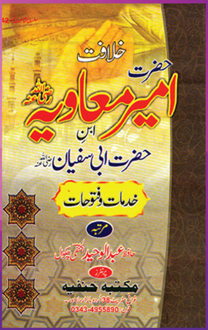

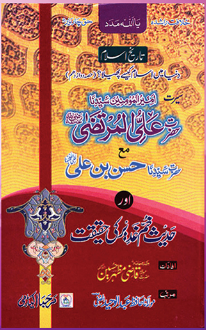

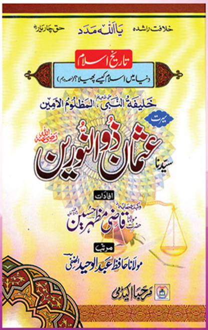

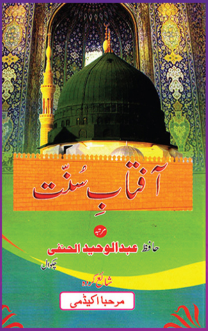

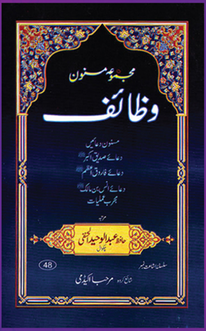

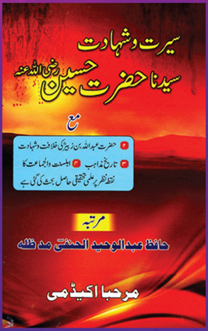

ہماری کتابیں آن لائن پڑھنے اور ڈاؤن لوڈ کرنے کے لیے ہماری ویب سائیٹ وِزٹ کریں:
www.alhanfi.com